فروری ۲۲۰۲

ماہنامہ

فکرِ ادب و تحقیق

فروغِ فن و ادب سوسائٹی

(شعبہ فزکس)

خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی

رحیم یار خان

Scanned with CamScanner

KHWAJA FAREED
UEIT
RAHIM YAR KHAN

فروغ فن وادب سوسائٹی

ڈیپارٹمنٹ آف فزکس خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے سٹوڈنٹس جہاں Scientific Innovation Research میں حصہ لے رہے ہیں وہیں پر ہم نصابی سرگرمیوں میں بھی سب سے آگے ہیں، KFUEIT میں سٹوڈنٹس کو معیاری تعلیم فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ انکی تربیت بھی کی جاتی ہے تاکہ وہ جہاں کہیں بھی کام کریں ان کا ٹیلنٹ سب سے نمایاں ہو۔ ہماری کوشش ہے کہ طلباء وطالبات کو تعلیم کے ساتھ وہ تمام سہولیات فراہم کریں جس سے وہ مستفید ہوسکیں۔۔۔خواجہ فرید یونیورسٹی ہم سب کی یونیورسٹی ہے اور ہمارے سٹوڈنٹس میں بے پناہ ٹیلنٹ موجود ہے جو دنیا بھر میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا رہے ہیں، بہترین فیکلٹی اور سٹاف ممبرز ادارے کی ترقی کیلئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کر رہے۔فروغِ فن وادب سوسائٹی شعبہ فزکس کا قیام خوش آئند اور اس حوالے سے ہیڈ آف فزکس ڈیپارٹمنٹ ڈاکٹر محمد بلال طاہر اور انکی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتے ہیں ۔ وطن عزیز کی تعمیر وترقی کیلئے ہم سب اپنی صلاحیتوں سے بڑھ کر کام کریں گے ۔

اور ادارے کے امیج کو بھرپور نمایاں کیا جائے ۔

وائس چانسلر

انجینئر پروفیسر ڈاکٹر محمد سلیمان طاہر

Scanned with CamScanner

CONTENTS

غزل(حفیظ بلوچ)----------1

غزل(ملک عمر)----------2

غزل (باسط ادیب)----------3

رسائی (کائنات)----------4-5

عزتِ نفس(انعم رشید)----------6-7

گارینٹڈ موت (انعم عامر)----------8-9

راز(حفیظ بلوچ)----------10-13

Close Windows (Kainat) ----------14

Self Satisfaction (Umair Khalid)----------15-16

Is Suicide solution of your problem's ----- 17-18
(Rahila Shaheen)

Webinar/Seminar's----------19-20

Scanned with CamScanner

غزل

حالِ دل نہ پوچھے کوئی ہم سے
بے اِنتہا رو پڑیں گے قسم سے
تیرے جبر کے قصے میں سنا تا سب کو
چپ ہیں تو صرف محبت کے بھرم سے
جینے بھی ہیں ستم ذرا شوق سے کرنا
بڑے ذوق سے الجھا ہوں میں الفتِ گم سے
نفرت کے تقاضوں میں ذرا ہوش سے رہنا
کہیں عشق نہ ہو جائے تمہیں ہم سے
حفیظ صداقت سے دعائیں بھی انہیں دوں
ہر آہ جو نکلی ہے تو ان کے ہی زخم سے

شاعر حفیظ بلوچ

Scanned with CamScanner

غزل

زندگی تجھ سے تنگ آ چکا معذرت
صبر کی ہو چلی انتہا معذرت
ساتھ چلنے کی اب مجھ میں ہمت نہیں
چھوڑ دے بیچ راہ، اور جا معذرت
مان رکھا نہیں تو نے اس کا کبھی
دوستی کہہ رہی دوستا، معذرت
کتنا بے بس ہوں میں کتنی لاچار تو
کر چکے ہر دفعہ جا بجا، معذرت

ملک عمر

Scanned with CamScanner

غزل

قلم بے باک ہوتا جا رہا ہے
مجھے ادراک ہوتا جا رہا ہے
زمانے کی کروں میں اب بات کیا
نہایت چالاک ہوتا جا رہا ہے
ہنر سارا اپنا بشر دکھا کر
خس و خاشاک ہوتا جا رہا ہے
امید وصل کی ہو بات اب کیا
ارادہ خاک ہوتا جا رہا ہے
سحر کے دیکھ کر آثار باسط
دِیا نمناک ہوتا جا رہا ہے

〈باسط ادیب〉

Scanned with CamScanner

رسائی (کائنات)

کیا دیکھ رہی ہو امان،؟ سو جاؤ اِتنی رات ہو چکی ہے،

کچھ نہیں،

دو چار کروٹیں لے کر اُس نے بھی ایک ٹھنڈی آہ بھر کر آسمان کی طرف دیکھنا شروع کر دِیا۔ آج تارے نہیں تھے، موسم کچھ اچھا تھا۔ صحن میں رات کی رانی کی خوشبُو پھیلی ہوئی تھی اور پتوں کی سسراہٹ کے پُرسوز گیت سُنائی دے رہے تھے.. آج آسمان میں تارے نہیں ہیں۔

ہمم، اِس کی نیند بھری سرگوشی سُنائی دی، پر جُگنو ہیں۔

اس نے نظر دوڑائی تو چند اُڑتے جُگنو نظر آ ہی گئے... ہاں، رات کے اِس پھر اُس میں ہاں یا نا سے زیادہ جواب دینے کی سکت نہیں تھی، میں جانتی تھی وہ نیند کی بہت کچی ہے۔ مومل!.. میں نے اس بھی اپنی سوچوں میں شامل کرنا چاہا، ہمم..؟ مومل پر ایک بار پھر نیند تاری ہو رہی تھی، تمہیں تارے پسند ہیں یا جُگنو؟ یہ کیسا سوال ہوا بھلا، تارے اور جُگنو کا کیا موازنہ..! کیوں نہیں چمکتے تو دونوں ہیں نا، پر ستارے بہت اہمیت رکھتے ہیں.. پر کیوں؟ کیا خاص ہے ایسا؟ اگر ستارہ چمکتا ہے تو جُگنو بھی چمکتا ہے، اوفو رات کا وقت ہے، ایک تو مچھروں نے مجھے کھانے کا تہیہ کیا ہوا ہے اور اا و پر سے تم اِتنی مشکل باتیں پُوچھ کر رہی سہی نیند بھی اُڑا رہی ہو۔

نیند میں ہونے کی وجہ سے مومل چڑچڑی ہو رہی تھی، میں خاموش ہو گئی۔ شام میں ہلکی بارش کی وجہ سے گیلی مٹی کی ہلکی سی خوشبُو میں مل کر ماحول کو سحر انگیز بنا رہی تھی، پر خیال سے زیادہ سحر انگیز بھی بھلا کبھی کچھ ہوا ہے؟

یہ مچھر آج سونے نہیں دیں گے مجھے، تمہیں کیا ہوا ہے تم کیوں نہیں سو رہی؟ تنگ آ کر اس نے کروٹ میری طرف لے لی۔ چارپائی ہلنے کی آواز نے فضا میں کچھ اور ارتعاش پیدا کر دیا۔

کچھ سوچ رہی ہوں... کیا؟

وہی کہ جُگنو اور تارے کی اہمیت میں تضاد کیوں ہے؟

تو کیا مِلا جواب!.. ہاں شاید مِل ہی گیا، اور وہ بھلا کیا؟

Scanned with CamScanner

رسائی....! رسائی؟ ہاں جُگنو کو دیکھو ادھر اُدھر اُڑتے ہیں تو کبھی کِسی کی مُٹھی میں اور کبھی کِسی کی مُٹھی میں قید ہو جاتے ہیں، اِن تک رسائی کچھ مُشکل نہیں ہے، اِن کی جگمگ دیکھ کر حیرانگی نہیں ہوتی، پر تارے، اوپر بہت اوپر پہنچ سے دُور بس نظروں میں قید ہیں، بادل آئیں تو اِ کا نظارہ بھی ختم۔ ہمم...!

ہم اِنسان، انسانوں کے معاملے میں بھی ایسے ہی ہیں مومل، انہیں بھی ان چمکتی چیزوں جیسے ترازو میں تولتے ہیں، جو جتنا دور ہو، جو جتنا دماغ میں تجسس پیدا کرے، وہ ہمارے لئے اتنا ہی خاص ہوتا ہے، اتنا ہی زیادہ ہماری سوچ کا محور۔

ایسا کیوں ہوتا ہے مومی؟..لوگ ایسے کیوں ہیں؟ کیوں وہ اسکا ہاتھ تھام نہیں لیتے جو ان سے ایک قدم کے فاصلے پر ہو، اور اگر ہاتھ تھام بھی لیں تو کیوں اپنے دل میں ایک تجسس کو بسائے رکھتے ہیں!..کیوں جُگنو کے سامنے ہوتے ہوئے بھی تاروں کی خواہش کرتے ہیں، مومی..

مجھے ڈر لگتا ہے کہ...کہ میں جِسے چاہتی ہوں اُس کے لئے جُگنو ہوں، میں اس کی مٹھی میں ہوں پر اُس کی نظریں ایک تارے پر ٹکی ہیں۔

اور...اور وہ اسکے سحر میں کھو یا کسی دن مجھے اپنی مُٹھی میں مسل ڈالے گا۔

مومل کا کوئی جواب نہ پا کر میں نے اپنی بائیں طرف دیکھا تو اسے سوتا ہوا پایا، پتوں کی سرسراہٹ بڑھنے لگی، ایک آنسو چُپکے سے کنپٹی سے بہہ کر تکیے میں جزب ہو گیا، دھندلی آنکھوں سے وہ جُگنو بھی اوجھل ہو گئے۔

Scanned with CamScanner

عزتِ نفس (انعم رشید)

میں ایک دن راولپنڈی کے ایک ہوٹل میں کھانا کھانے گیا۔ وہاں دو ٹیبل چھوڑ کے ایک ادھیڑ عمر بوڑھے میاں اور ان کی محبوبہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اِسی دوران ایک نہایت ڈیسنٹ اور خوش شکل بھائی صاحب ہوٹل میں داخل ہوئے اور واش بیسن پر ہاتھ دھو کر کچھ فاصلے پر اُن کی برابر والی سیٹ پر بیٹھ گئے۔ چونکہ میں نے اپنے کھانے کا آڈر پہلے ہی دے چکا تھا اس لیئے میں اپنے کھانے کا اِنتظار کر رہا تھا کہ اچانک اُن صاحب کے موبائل فون کی گھنٹی بجی جس کے بعد وہ قدرے اُنچی آواز میں کسی سے بات کرنے لگے، اُن کے بات کرنے کے انداز سے لگ رہا تھا کہ اللہ نے بہت بڑی خوشی سے نوازا ہے۔

اور پھر موبائل پر بات ختم کرنے کے بعد وہ وہاں پر موجود لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے بلند آواز میں بولے خواتین و حضرات! آج میں بہت خوش ہوں کہ اللہ نے مجھے بیٹا عطا کیا ہے اور اس خوشی میں میں آپ سب کو مٹن کڑاہی کھلاؤں گا.... میں اپنی جگہ سے اُٹھا اور انہیں مبارکباد دی اور کہا کہ... بھائی! میں نے تو اپنے کھانے کا آڈر پہلے ہی دے دیا ہے ، یہ سنتے ہی انہوں نے کہا.. اچھا، چلو کوئی بات نہیں میں آپ کے کھانے کا بل ادا کر دوں گا.... اور پھر انہوں نے وہاں پر موجود باقی سب لوگوں بشمول ان بوڑھے میاں اور ان کی بوڑھی محبوبہ کیلئے مٹن کڑاہی کا آڈر دیا اور سب کا بل ادا کر کے اپنا کھانا کھا کر خوشی سے چلے گئے۔

چند دِنوں کے بعد میں اپنے دوستوں کے ساتھ سینما گیا تو دیکھا کہ وہی صاحب وہاں پر ایک پانچ سال کے بچے کے ہمراہ ٹکٹ کیلئے لائن میں کھڑے تھے، میں اپنے دوستوں سے نظر بچا کر ان کے پاس پہنچا، جونہی انہوں نے مجھے دیکھا مجھے دیکھتے ہی پہچان گئے اور مسکرانے لگے۔ بہر حال سلام دعا کے بعد میں نے طنزیہ کہا کہ،،
ماشااللہ آپکا بیٹا تو چند دنوں میں جوان ہو گیا ہے. میری بات سن کر انہوں نے کہا بھائی چھوڑو اس بات کو یہ بڑی عجیب کہانی ہے، پھر کسی دن ملو گے تو بتاؤں گا۔

Scanned with CamScanner

جب انہوں نے یہ کہا تو میرا تجسس اور بھی بڑھ گیا اور میں نے اصرار کیا کہ وہ مجھے یہ کہانی ابھی بتائیں، آخر میرے بہت اصرار پر انہوں نے جو بات بتائی اس کے بعد میں اپنے آپ کو بہت چھوٹا سمجھنے لگا اور اُنکا مقام میری نظر میں اور بلند ہو گیا۔

دوستو! انہوں نے بتایا کہ اس دن جب میں ریسٹورنٹ میں داخل ہوا تو ہاتھ دھونے کیلئے واش بیسن پر گیا، اور اہاں ہاتھ دھوتے وقت بوڑھے میاں اور بڑی اماں جی کی باتیں سُن لیں، بڑی اماں کہہ رہی تھیں کہ آج میرا مٹن کڑاہی کھانے کو دل کر رہا ہے تو اس پر بوڑھے میاں نے بہت افسردہ لہجے میں کہا میرے پاس پورے مہینے کیلئے صرف دو ہزار روپے ہیں، اگر کڑاہی کھالیں گے تو پورے مہینے گزارہ کیسے ہوگا؟ ایسا کرتے ہیں آج دال روٹی کھا لیتے ہیں کڑاہی پھر کسی دن کھالیں گے۔

اُن صاحب نے کہا اسی وجہ سے میں نے اپنے موبائل کی گھنٹی خود ہی بجا کر وہ بیٹے کی پیدائش کا ڈرامہ کیا تھا تا کہ میں اپنی فرضی خوشی کے بہانے اُن کی خاموش خدمت کر سکوں۔ میں نے کہا کہ تو بھائی آپ صرف اُنہی بزرگوں کے پیسے دے دیتے، آپ نے خوامخواہ باقی سب لوگوں کو بھی کھانا کھلایا اور ان کا بل بھی ادا کیا، تو اُنہوں نے کہا ایسا کر کے میں ان بزرگوں کی عزتِ نفس مجروح نہیں کرنا چاہتا تھا۔

کسی کی مدد کرو تو ایسے کہ ایک ہاتھ سے دو تو دوسرے کو بھی پتا نہ لگے۔

Scanned with CamScanner

گارینٹڈ موت (انعم عامر)

ہم کب تک جی سکتے ہیں یہ نہیں معلوم مگر یہ معلوم ہے کہ موت آ کر رہے گی۔ کہتے ہیں کہ انسان کو موت اسی حالت میں آئے گی جس حالت میں اس نے اپنی زندگی کا زیادہ تر حصہ صرف کیا ہوگا، پس ہمیں خود اپنی زندگی پر ایک نظر روز ڈالنی چاہیئے کہ ہم نے اپنے لئے کون سی موت پسند کی ہے۔ مسلمانوں کی بڑی اکثریت اس مُغالطے کا شکار ہے کہ ہم جو چاہیں مرضی کریں جتنے مرضی گنہگار رہوں ایک دن ہم رسول ﷺ کی شفاعت سے اللہ تعالیٰ ہمیں بخش دیں گے۔

مگر یہ بھول جاتے ہیں کہ مسلمان ہونے سے بخشش نہیں ہوسکتی، بخشش کا ایک ہی چانس اور ایک ہی ثبوت ہے، اور وہ ہے ایمان، اگر کوئی بھی مسلمان ایمان کے بغیر دنیا سے چلا گیا تو اُس سے کوئی وعدہ نہیں نہ اس کے لئے کوئی شفاعت ہوگی اور نہ کوئی رعایت۔

مسلمان ہونا کوئی مشکل کام ہے ہی نہیں، آپ توحید و رسالت کا زبانی اعلان کریں تو آپ مسلمان ہو گئے، مگر ایمان کو اپنے دل میں اُتارنا اور ایمان کے مطابق بسر کرنا اور ایمان کی حالت میں مرنا ہرگز آسان کام نہیں۔ آج کے دور میں جان کے خطرات اِتنے مبہم اتنے خفیہ نہیں جتنے ایمان کے خطرات ہیں۔ کوئی بھی شیطانی کام کرتے وقت ایمان دل میں نہیں ہوتا اور اس حالت کی موت ہمیں کہاں لے کر جائیگی خود سوچیں، مگر یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ ایمان ہے یا نہیں اس کا علم صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کو ہی خاص ہے اور کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ کسی کو بے ایمان ڈیکلیئر کر دے آپ اگر مسلمان کی حیثیت سے مر گئے تو قانوناً آپ کا جنازہ و تدفین ایک مسلمان کی طرح ہی ہو گیا، ایمان تھا یا نہیں اس کا علم اللہ کو ہے، پس ہم سب کو اپنے ایمان کی حفاظت کرنی چاہیئے اور شک الحاد و شرک و بدعات سے بچنے کی ہر وقت کوشش کرنی چاہیئے۔

Scanned with CamScanner

آپ سوال کر سکتے ہیں علم کے لئے، عمل کیلئے لیکن اگر آپ تمسخر اُڑانے کیلئے سوال در سوال کر رہے ہیں تو یہ بات بھی یاد رکھیں کہ آپ اپنے باپ کو بھی ہر سوال کے جواب کا پابند نہیں کر سکتے تا حد ادب تو آپ پھر کس حق کے تحت اللہ کے دین پر تمسخرانہ سوالات کرنے کا حق رکھتے ہیں؟ ہر علم مفید علم نہیں ہے، دُنیا میں کتابوں کا ایک سمندر موجود ہے، آپ کی دوسو سال کی زندگی بھی کم ہے اِن سب کو سمجھنا، پڑھنا اور آیا یہ سب آپ کیلئے مفید بھی ہیں؟

اگر آپ قرآن وسنت کو چھوڑ کر ہدایت کو فلسفوں میں تلاش کرنے نکلے ہیں تو ابھی لوٹ جائیں کیونکہ ایک راستہ متعین ہے، ایک ایڈریس کنفرم ہے، آپ کے منزل کے طرف مگر آِدھر اُدھر بھٹکنے میں خوش ہیں تو اللہ تعالیٰ کسی کو زبردستی ہدایت پر نہیں چلاتے، آپ نے جب گمراہی اختیار کی ہے اپنی مرضی سے اور اپنے اِس حالت سے خوش ہیں تو اللہ بھی نے نیاز ہے۔ یاد رکھیں اہتمام حجت بے قرآن وسنت، دُنیا میں گمراہی کا اتنا ہی پوٹینشل اتنا ہی مواد ہو جود ہے جتنا سیدھے راستے کا، معاملہ یہاں بھی برابر ہے اگر آپ اللہ کے دین کر اِخلاص سے چلنا شروع کرو گے تو آگے راستے کھلتے جائیں گے ہدایت کے، اور اگر آپ نے اِنکار کی روش اختیار کی تو بھی آپ کے پاس مُنکرین کے سولات کے انبار جمع ہوتے چلے جائینگے، گمراہی بڑھتی چلی جائیگی حتّٰی کہ آپ پر موت مسلط کر دی جائیگی، سو اِس گرینڈ موت کی فکر ضروری ہے کہ آپ نے کِس حالت میں مرنا ہے۔

Scanned with CamScanner

KHWAJA FAREED UEIT RAHIM YAR KHAN

راز (حفیظ بلوچ)

راز سنبھالو اِس کو پالو اور اس کو واپس نہ نکالو کہنے کو انسان ہے، دورِ حاضر میں اگر کوئی جنت کی طلب کیلئے قرآن بھی پڑھتا ہے تو وڈیو بنا کر شئیر کر دیتا ہے،

غلام اکبر جو بہت ہی سادہ بندہ اور پانچ وقت کا نمازی ہے وہ حسبِ معمول نماز سے واپس آ رہا تھا، یہ مسجد فرید آباد کالونی کے کارنر پر موجود ہے جو کہ بابری مسجد کے نام سے جانی جاتی ہے۔ جب وہ گلی کے وسط میں پہنچا اُس نے ایک منظر دیکھا، گلی کا جو ماحول جو راستہ ہے یوں سمجھ لیں کہ لکی ایرانی سرکس کا موت کا کنواں ہے، ایسے گول مٹول ہے اگر بندہ ایک کونے میں کھڑا ہو جائے دوسرے آنے والے بندے کو دیکھ پانا مشکل ہوتا ہے۔ اُس نے دیکھا کہ اس کے محلے کا ایک لڑکا جس کا نام رشید عُرف شیدہ جو ہر وقت اپنے نامہ اعمال میں گناہوں کا اِضافہ کرتا رہتا ہے، اور وہ محلے کے ہوٹل والے حیدر چاچا کا بیٹا ہے۔ چاچا حیدر جتنا محنتی بندہ ہے اُس کا بیٹا اِتنا ہی حڈ حرام اور نِکما نالائق ہے۔ وہ کم سن بچوں کو منشیات بیچ رہا ہے اور اُن کو بڑے مہارت کے ساتھ اس کے فوائد بھی بتا رہا ہے۔

اکبر سادہ لوح اور صاف دِل بندہ ہونے کے ساتھ گلی کا خیر خواہ اور قابلِ اعتماد بھی ہے۔ غلام اکبر نے اس کو پکڑ لیا اور اس کو دو چار پٹے کھینچ کر کان کے نیچے لگائے، اور وہ منشیات والا پیکٹ بھی چھین لیا اور اس کو بھگا دِیا ساتھ وہاں بچوں کو بڑی اُلفت کے ساتھ اس کے بُرے نقصانات سے آگاہ کِیا اور گھر روانہ کر دِیا، رشید عرف شیدہ وہاں سے تو بھاگ گیا تھا مگر جو خوف کے بادل منڈلا رہے تھے اگر ان کا موازنہ کریں تو یوں ہوگا کے جیسے ابھی ایٹم بم کی خبر نیوز میں چلی ہو کہ ہو کچھ ہی دیر میں فریدہ آباد کالونی پر گرنے والا ہے، اور لوگ مارے ڈر کے بھاگ رہے ہوں، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر چاچا حیدر یعنی اس کے ابا کو پتا چلا تو وہ نہیں بچے گا۔

Scanned with CamScanner

خیر اس نے دل میں یہ منت مانگ لی تھی کہ یا اللہ اِس بار بچا لے
کبھی یہ کام نہیں کروں گا، اسے ڈر بار بار ستائے جا رہا تھا کہ غلام اکبر یہ بات اس کے ابا کو نہ بتا دے اس نے یہ بھی سوچا کہ اکبر کے پاس جاتا ہوں، مگر اس کی ہمت نے اس کا ساتھ نہیں دِیا۔ بس وہ گلی کے کارنر میں چھپ کر کھڑا ہو گیا کہ اکبر جب دوبارہ نماز کے لئے آئے گا تو اس کے تیور دیکھ لوں گا وہ کس حساب میں ہیں، اگر وہ غصے میں میں ہیں تو ابا کو بتا دِیا ہو گا، نارمل ہیں تو بھول گئے ہوں گے۔
غلام اکبر حسبِ معمول وہاں سے گُزرا تو دیکھ کر معلوم ہوتا تھا جیسے وہ خود ست باتیں کرتا آ رہا ہو، شاید وہ یہ سوچ رہا ہو گا کہ اللہ معاف کرے کیا زمانہ آ گیا ہے، ہمارے زمانے میں تو اِس عمر کے لڑکوں کو آزار بند (شلوار/ٹراؤزر میں ڈالنے کے لئے) بھی باندھنا نہیں آتا تھا اور آج یہ حال ہے۔
جیسے ہی شیدے نے دیکھا تو فوراً سے اس نے خود سے کہا، 'شیدے پُتر تیری ہُنڑ خیر نئی'۔ اس ڈر میں گھر کی طرف چلا اور دماغ میں مار کھانے کا تصور ہوئے کہ پہلے ابا پانی والے ربڑ کے پائپ سے ماریں گے، اس کے بعد بانس اولی جو لاٹھی ہے جو وہ رات کو ٹہلتے وقت استعمال کرتے ہیں اس سے ماریں گے۔ خیر جب وہ اپنے گھر پہنچا تو اُس نے گرِل سے اپنے چھوٹی بہن صفیہ کی آواز سُنی جو کہہ رہی تھی کہ 'ابا چاچو غلام اکبر آئے تھے اور آپ کا پُوچھ رہے تھے'۔ شیدے نے جیسے یہ بات سُنی اسکے جسم کی ریڑھ کی ہڈی میں ایسی خوف کی لہر دوڑی جیسے سانس نِکل ہی جائے گی اس کی۔ کافی دیر تک دروازے کے ساتھ لگ کر باتیں سُنتا رہا، اب کیا کہا جا رہا ہے اب کیا بولا جا رہا ہے، وہ جو بھی بات سنتا اُسے ایسے لگ رہا تھا ہر بات میرے بارے میں ہو رہی ہے۔ کیونکہ آپ خوف میں عموماً جس چیز کے بارے میں سوچتے ہیں آپ کو ہر طرف وہی سنائی، اور دیکھائی دیتا ہے۔

Scanned with CamScanner

اِتنے عرصے اکبر نے بھی شاید اس لئے بات نہیں کی تھی کہ اس کو یہ لگنے گا تھا شیدے کو اس ڈر میں رکھ کر اسے نماز کا عادی بناوں ور وہ اس مقصد میں کامیاب بھی ہو چکا تھا۔ اکبر کو اب شیدہ کافی پیارا لگنے لگا تھا اور اس نے سوچا کہ اب کبھی شیدے سے مِل کر بتادوں گا کہ میں تیرے ابا کو کیا میں کسی کو بھی یہ راز نہیں بتاؤں گا۔ اب تُو نماز نہ چھوڑنا، یہ تو اس کا قیاس تھا۔ شیدہ تو عادی ہو چکا تھا نماز کا جیسے ایک پکے نمازی کو ہوتا ہے۔

اکبر ایک دن منڈی گیا سبزی لینے اور واپسی پر حادثے میں وہ جان کی بازی ہار گیا۔ شیدے کو جب یہ خبر ملی تو وہ ایسے رویا جیسے اس کا سگا باپ وفات پا گیا ہو، شاید شیدے کو غلام اکبر کی وہ اچھائی یاد آ گئی جس سے اس کا راز جُڑا تھا۔ اس طرح اکبر کی وفات کے ساتھ یہ راز بھی چلا گیا، لیکن اکبر کی راز پوشی نے شیدے کو ایک نمازی اور اچھا انسان بنا دیا۔

Scanned with CamScanner

Closed windows (kainat)

"HI! "That heavy coarse sound played on the recorder as I sat silent holding my breath on the rocking chair.

"It's me. had. "I let out a sigh. I had been trying so hard to not listen to the words that I knew were now going to be uttered.

"I'm sorry but it's been enough for me. I was wrong. You really are a person I can't handle. And..... and I'm sorry that I persuaded you to give me a chance and when you've finally started leaning on me I'm leaving. But..... I'm sorry Alina I don't think i can bear this burden. I'll be leaving tomorrow so. mm. good bye I guess. Take care. "

Something rushed up to my head. Maybe it was blood or maybe it was pain. I couldn't hear anything but the sound of blood gushing through me. Sending a message to every cell in the body. Every part of me laughing at me that I was stupid enough to let my guard down. Naive enough to open the windows in the desire to feel fresh. But there was no fragrance. just the horrible smell of something dead.

What is this smell?

Maybe it came from me. dying parts of me that desired to feel loved again. But this voice. this heavy voice that I've wanted to he are forever. it has drawn the last of my desires to live and feel from me and burned them to ashes with its harshness.

What are these? These droplets pouring over my face. I don't want these. They were never a part of me. Oh! They're going to cling to me for a while I guess. Argh! They burn.

Another sigh as I try to pick myself up and walk towards my bed. My hand trying to wipe the wetness of pain on my face. My mind tangled in the thought of closing the windows again. locking the door and perhaps rot inside us.

Scanned with CamScanner

Self-Satisfaction (Umair Khalid)

The quality of being very pleased with yourself and accepting no criticism of yourself.

As you all know, self-satisfaction is the ultimate goal of human life. Almost everyone, at some point or the their life, might have asked themselves about the reason for their birth, the purpose of their life, and the go they would like to pursue. These questions, if left unanswered continuously keep posing troubles to the in and lead to an unknown displeasure and unhappiness.

"As Iqbal said that

Apne MN main Dwb kar pa JA suragh-e-zindagi

Tu agar Myra nahi bnta Na ban apna to ban

No matter how much success a person gets, no matter how rich a person becomes, and no matter how ma are achieved, somehow these questions keep on confronting the person. This will continue until and unle accomplishments do not lead to self-satisfaction.

The only answer to these questions is to seek self-satisfaction. Knowing to yourself is knowing the patheti the world. It is self-satisfaction that can keep an individual away from these troubling questions. Self-sati should thus be the sole quest for human beings. Self-satisfaction should therefore be the ultimate goal of Self-satisfaction is a sense of absolute fulfillment with oneself and one's accomplishments. As simple as m sound, achieving self-satisfaction is not at all an easy task. But, there are ways in which one can constan out for self-satisfaction and in the process find answers to the many unanswered questions that life impos us.

Scanned with CamScanner

People should be artificially motivated in those things that they do. Intrinsic motivation is the motivatio comes from within the individual rather than from external factors such as money or high status. It is motivation that comes from the pleasure that one gets from the task itself or the sense of satisfaction that on completing or even working on a task.

Life can be highly unpredictable. Various ups and downs may occur throughout one's life. There are mo happiness as well as sadness. All this may create a lot of instability within oneself. The only way to ma proper composure in life is to seek and eventually achieve self-satisfaction. It is the seeking of self-satisfact guides the person through all the turbulence of life. Achieving self-satisfaction should be the main crite whatever the person wants to do.

Scanned with CamScanner

Is Suicide is solution of your problems?

(Rahila Shaheen)

Who is responsible?More than 70k people die around the world due to suicide every year. Suicide is the most leading cause of death in the age of 15-19 years old and more age people attempt suicides also du poverty, voilence, abuse, conflicts, restrictions, depression and loss of something important, uncertainty in failure in love. Ingestion of pesticide, take over dose medicine, cutting nerves, hanging and firearms are am most common methods of suicide. Suicide is not a solution of our problems infact its a cause of disreupte family and also hereafter infront of Allah. Failure, stress, frustration and hopelessness are not reasons to ta own life. When we think about it, it means we are losing faith on Allah. We lost trust in Allah. We think are just hopeless and helpless and now its a time to suicide, infact we are wrong at the moment. Allah is who never let the person down. He promised for our Rizq. He always plans better for us. The world is beautiful people having amazing hearts. Try to search them. If you face any one who is bad to you. No w left the things on Allah. Everyone will have to answer in akhrat. But don't destroy your akhrat for the people or things. These all are temporary. No one will help you in akhrat. Quran is best solution of your p I think we are more responsible for this kind of cause instead of a person who committed suicide. We ac encourage him/her for that. We never try to understand others. We start mocking if someone share his/her p We start disgracing if someone do wrong instead of telling his/her right path even we also disgrace anyone is correct.

Scanned with CamScanner

We start mocking on someone failure in love or in studies instead of motivating. Yes! We a responsible. We are always consider yourself perfect while considering others wrong. We disgrace people o media. We start harassing people on their weak points. We don't help others although we can help. We a the spectators. We play with someone's life. In this we word, Yes we all are! We teachers, students, fri lawyers, doctors, parents and strong class people, people who run system etc. For God sake! If you can others, you can't encourage others, you can't run system, You can't be sincere with your profession then l But please please don't ruins someone's life. Don't play with the future of others. You will be answerable Fear Allah. If you see someone hopeless,helpless and weak. Try to make them strong, help them, listen Become hope of them. Tell them that right path. Tell them the path of Allah. Teach them the way how to close Allah. Be a reason of someone smile ??Search the people around who are in this condition. Teach t way how to extract from this depression. Take Care them! At last I will say! Those who even try to comm or think about it must have strong faith on Allah. If you do things against his will he will not forgive yo sharing some Hadith on Suicide. What our islam told us?Narrated Thabit bin Ad Dahhak: The Prophet upon him) said, "Whosoever kills himself with anything in this world will be tortured with it on the D Judgment."Narrated Jundab, the Prophet (peace be upon him) said, "A man was inflicted with wound committed suicide, and so Allah said: My slave has caused death on himself hurriedly, so I forbid Parad him."

Scanned with CamScanner

Two Days Workshop / Training on 'Research Innovation and Business: Bridge the Gap between Academia and Industry'.

Scanned with CamScanner

Webinar on Preparation and Application of Highly Transparent AlON Ceramic Materials.

Scanned with CamScanner

Student of MS physics, Rija Ibrahim made an indeginous Electrospinning Setup For production of Nanofibers. The project has many applications in field of textile , medicine, tissue engineering and sensors. The project was displayed in 2nd project exhibition by department of physics. Team form PASTIC also visited the project and appreciated the effort of student

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner